مولانا محمد رابع حسنی ندوی

خاندانی تربیت کے اثرات

خاندانی نظام تربیت میں لڑکے کی جو تربیت کر دی جاتی ہے اس کے اثرات اخیر عمر تک باقی رہتے ہیں۔ وہ نسبتاً زیادہ پختہ اور راسخ ہوتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کہ لڑکے کے اخلاق و رجحانات کی صحیح تشکیل کی طرف توجہ دیں، کیونکہ خاندان کے اندر بڑوں کی طرف سے بے توجہی ایسی کمزوریاں اور خرابی پیدا کرتی ہیں جن کی اصلاح بعد میں بڑی کوششوں سے بھی پوری نہیں ہو پاتی۔

بچہ کی صلاحیت استفادہ | خاندان کے اندر تربیت کا کام زیادہ دشوار بھی نہیں ہوتا۔ کیوں کہ لڑکا عمر کی ایسی منزلوں میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدات اور سادہ قسم کے تجربات پر ہی تکیہ کرتا ہے۔ اور ان سے پیدا کرنے والے اثرات بتمام جذب کرتا رہتا ہے۔ تو اگر گھر کا ماحول اچھا ہو۔ ماں باپ محتاط اور کسی نہ کسی حد تک مثالی زندگی گذارتے ہوں تو تنہا یہی بات لڑکے کے لئے تربیت کا ایک بڑا ذریعہ بن جاتی ہے۔ لڑکا اپنی ماں اور اپنے باپ کو دنیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حامل سمجھتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے وہی نمونہ اور آئیڈیل ہوتے ہیں۔ لڑکے کے ان مذکورہ بالا احساسات و تاثرات کے راستے سے اس کو جو باتیں بتائی جاتی ہیں اور جو راہ نمائی کی جاتی ہے وہ پوری طرح موثر اور خشک زمین میں موسم کی پہلی بارش کی مانند ثابت ہوتی ہے۔

خدا سے تعلق | انسانی تربیت کے لئے دو باتیں بہت اہم ہیں۔ ایک خوف اور اطاعت رب اور دوسرے تعلق و لحاظ والدین۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ اخلاقی و دینی اصلاح کے لئے شرک کی ممانعت کے ساتھ والدین سے سلوک کا ذکر آیا ہے۔

ان لا تشرك بالله وبالوالدين احسانا۔ ہمارے ساتھ شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ۔

اور انسانی زندگی میں اگر جائزہ لیا جائے تو یہی دو مرکز معلوم ہوں گے جن کے اثر و مدد سے آج انسان کی زندگی باقی ہے۔ خدا نے پیدا کیا اور پھر زندہ رہنے کے ضروری اسباب مہیا فرمائے۔ یہ کھانا، یہ پینا، یہ حفاظت اور سردی و گرمی سے بچنے کے سب سامان خدا کے پیدا کئے ہوئے اور خدا کی طرف سے مہیا کئے ہوئے ہیں۔ اگر دا مٹی نہ پیدا کرتا اور پانی مہیا نہ فرماتا تو تخلیق آدم کے ساتھ ساتھ اولاد آدم کی بقا کے لئے غذا کس طرح

مہیا ہوتی۔ پھر خدا نے انسان کی ضرورت اور حفاظت کے تمام ضروری سامان اس زمین پر رکھے۔ ورنہ چاند مریخ اور اس طرح کے دوسرے کرّوں میں یہ کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔ وہاں بالفرض محال کوئی مخلوق اتاری جاتی تو اس کی تھوڑی بقا بھی مشکل ہے۔ کیوں کہ وہاں نہ ہوا ہے نہ پانی۔ نہ قابلِ استفادہ زمین۔ لیکن ہماری زمین پر نہ صرف یہ کہ ہوا اور پانی موجود ہے بلکہ اس کی مقدار انسان کی ضرورتوں کے عین مطابق بلکہ کچھ زائد ہی ہے تاکہ دشواری نہ ہو۔

پھر صحت اور خطرات سے بچنے کے مسائل ہیں۔ ایک مومن تو بہرحال اس پر یقین رکھتا ہے کہ رب العٰلمین کی خصوصی نصرت و مدد نہ ہو تو چند لمحات بھی صحت و زندگی کی بقا مشکل ہے۔ تو سب سے قبل رب العٰلمین کا احسان ماننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے قرآن مجید جو کہ کتاب ہدایت و تربیت ہے سب سے پہلے اسی کی تاکید کرتا ہے۔ کہ لا تشرکوا باللہ اور حضرت لقمان اپنے بیٹے سے خطاب کرتے ہیں۔

یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک بڑا ظلم ہے۔

والدین سے تعلق | شرک سے بچنے کے متصل بعد تاکید آتی ہے۔ وبالوالدین احسانا اور تاکید آتی ہے کہ ولا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما۔ ان سے اف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو ان سے نرم اور اچھی بات۔ اور جب ماں باپ کی اطاعت رب العالمین کی اطاعت سے ٹکرا رہی ہو تو وہاں بھی درمیانی طریقہ اختیار کرنے کی تاکید کی۔

وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا اور اگر وہ تم سے کوشش کریں کہ تم شرک کرو تو ان کی اطاعت نہ کرو۔ لیکن ان کے ساتھ رہو۔ دنیا میں اچھے طریقے سے۔

گھر کے ماحول میں جو کہ قوم کے ماحول کی بنیادی اور مختصر ترین وحدت ہوتی ہے سب سے قبل لڑکے کا دماغی اور جذباتی تعلق خدا اور ماں باپ سے جوڑنا چاہئے۔ خدا سے اصلاً اور بنیادی اور ماں باپ سے اس کے بعد اور دیگر تعلقات دنیا کے مقابلہ میں اول اور ترجیحی۔

دونوں باتوں کے دوررس اثرات | یہ دو قسم کا تعلق اگر لڑکے کے دماغ میں راسخ ہو جاتا ہے تو صرف یہی نہیں کہ دونوں کے احسانات کی قدر و احسان مندی ہو گی بلکہ مستقبل کی پوری زندگی میں قدم قدم پر حفاظت اور وابستگی کی ضامن ہو گی۔

اخلاقی اور دینی معاملات میں خدا کا تعلق و خوف انسانی درستگی اور اس کے لئے اصل رہنمائی اور

محرک ہوتا ہے۔ اجتماعی و انفرادی معاملات میں ماں باپ اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے نائبین کی رہنمائی اور روک حفاظت کرتی ہے۔

اس سے لئے سب سے اوّلین تعلق و وابستگی خدا سے اور پھر اپنے والدین سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے لئے ضروری ہے۔

دونوں پر زور دینے کی ضرورت ماں باپ کو لڑکوں کی تربیت میں ان دو بنیادوں کو پختہ کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بچہ کے چھوٹے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو بتانا چاہئے کہ سب کو پیدا کرنے والا خدا ہے انسان کو اور دنیا کو بنانے والا خدا ہے۔ رزق دینے والا اور زندگی دینے والا خدا ہے۔ خدا سے محبت کرنا چاہئے کیونکہ اسی نے سب کچھ دیا ہے۔ اور اسی سے ڈرنا چاہئے کیونکہ غلطی پر وہ پکڑ سکتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ والدین اور بڑوں کی عزت اور ان کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔

اچھا بننے کی تشویق ان بنیادی باتوں کے بعد اچھا بننے کا شوق اور برا بننے سے نفرت پیدا کرنا چاہئے اور اس سلسلہ میں اچھے لوگوں کے قصے اور ان کے اچھے ہونے کی وجہ سے ان کی محبوبیت اور عزت کا تذکرہ کرنا چاہئے اور برے لوگوں کی مبغوضیت اور رسوائی کے واقعات بتانا چاہئے۔ چونکہ انسان کی فطرت میں پسندیدہ کی نقل اور ناپسندیدہ سے گریز کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ واقعات اس کی تربیت و تشکیل میں بہت کارآمد ہیں۔ اس ضمن میں سچ بولنے کی خوبی اور اس کے واقعات جھوٹ سے نفرت اور جھوٹ کے نتائج بد بتانا چاہئے۔ ظلم سے نفرت۔ بڑوں کا ادب و احترام۔ چھوٹوں پر شفقت۔ یہ سب وہ باتیں ہیں جو قصوں، چٹکلوں اور لطیفوں میں بتائی جا سکتی ہیں۔ اور چھوٹی عمر میں یہ باتیں اگر دل میں اتر جائیں تو ان کا نقش زندگی بھر باقی رہتا ہے۔ انبیاء اور بزرگوں کے واقعات اس چھوٹی عمر میں بہت سی باتوں کی نمائندگی کر لیتے ہیں اور اچھی باتیں قصے اور واقعات کی شکل میں بڑی نفسیاتی تاثیر رکھتی ہیں۔

تربیت دینے والوں کی زندگی ماں باپ اور گھریلو زندگی میں تربیت و رہنمائی کا مقام رکھنے والے بڑوں کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ خود ان کی عملی زندگی ان باتوں کے برعکس نہ ہو جن کی وہ تلقین کرنا چاہتے ہیں ورنہ بچہ باوجود محدود ذہنی صلاحیت کے اس تضاد کو محسوس کر سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی تربیت کی نیک تمنائیں پوری نہیں ہو سکیں گی۔

معلومات عامہ بچہ کچھ بڑا ہو جائے اور اس کے ذہن کی محدودیت کم ہونے لگے تو اس کو زندگی دیگر اچھا بنانے والی باتوں کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہئے۔ اور اس ضمن میں ان کی محبوبیت اور عزت کا تذکرہ کرنا چاہئے اور برے لوگوں کی مبغوضیت اور رسوائی کے واقعات بتانا چاہئے۔ چونکہ انسان کی فطرت میں پسندیدہ کی

نقل اور ناپسندیدہ سے گریز کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ واقعات اس کی ترتیب و تشکیل میں بہت اور بلند تصورات کو پختہ کرنے میں بھی معاون ہوتی ہیں۔ خدا کی قدرت و عظمت پر ایمان بڑھتا اور پختہ ہوتا ہے۔

ملنے جلنے کے آداب و دیگر امور | بچہ جب گھر سے باہر کے ماحول سے واقف اور وابستہ ہونے لگتا ہے تو اس وقت اس کو یہ بتایا جائے کی ضرورت ہے کہ دوسروں سے ملنے اور معاملہ کرنے کے کیا آداب ہوتے ہیں عزیزوں، پڑوسیوں، مہمانوں، دوستوں، بڑوں اور چھوٹوں غرض کہ اجتماعی زندگی میں آنے والے مختلف اقسام کے معاملہ میں آدمی کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ سب بتانا گھر کے اندر کی تربیت کا ضروری فرض ہے اس مرحلہ میں زبان و ثقافت عامہ کی ضروری باتیں بھی بتانا چاہیئے۔ لیکن ان تمام امور میں بچہ کے محدود ذہن اور اس کے عقائد و تصورات سے مناسبت رکھنے کا لحاظ ضروری ہے۔

لڑکا جب مدرسہ جانے لگے اور اس کے سیکھنے اور تربیت پانے کے ذرائع گھر سے وسیع ہو کر عام معاشرہ تک وسیع ہو جائیں تو بھی گھر کی تربیتی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ باہر کے ذرائع کے ساتھ ساتھ قائم رہتی ہے۔ گھر کا کام اس مرحلہ میں بھی برابر نگرانی اور خیال رکھنے کا رہتا ہے۔

قرآن و حدیث سے وابستگی | قرآن مجید جو انسانی تربیت کی سب سے وسیع اور جامع کتاب ہے اور حدیث شریف میں جو قرآن مجید کی تشریح و توضیح ہے مستقل تربیت گاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے گھر کا ماحول ہو یا مدرسہ یا معاشرہ کے کسی دیگر تربیتی وسیلہ کا لڑکے اور بڑوں دونوں کے لئے یہ بہت مفید اور ضروری ہے اور اس کا ربط اس وسیع اور جامع ذریعہ تربیت سے قائم کر دیا جائے۔ اس کی تلاوت اور اس کو سمجھنے اور اثر لینے کی صلاحیت کرنے کی پیدا کر دی جائے۔ تو زندگی کی خود بخود تربیت حاصل کرنے کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی گھر کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس کی اساس بھی وہیں قائم کی جانا چاہیئے۔

گھر سے تعلق کا تسلسل | گھر کی تربیت کا کام یہ بھی ہے کہ بچے کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ بعد میں بھی اپنے گھر سے کسی حد تک وابستگی رکھے۔ اور اپنی رہنمائی کے لئے وہاں سے استفادہ کرتا رہے۔ اس طرح پر ابتدا سے اختتام تک ایک مرکز تربیت سے اس کی وابستگی برابر قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہ بات اس میں ذہنی اور ثقافتی اور ذوقی یک جہتی پیدا کرنے میں معاون ہے۔

> **خط و کتابت** کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے۔ (ادارہ)